اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل ...

تار کا پتہ
الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان
ہفتہ میں دوبار
فی پرچہ ۱؍
ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا یہ آرگن جسے ۱۳-۱۹۱۲ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۶ | مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۲۸ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۷ شعبان ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

تین انعام نقد

پچاس روپے! پچیس روپے!! دس روپے!!!

پہلا انعام اس غیر مسلم بھائی یا بہن کو دیا جائیگا جو حضرت رسول عربی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ۱- پاک حالات زندگی ۲- بنی نوع انسان پر احسانات ۳- مخلوق خدا کے لئے بے نظیر قربانیاں - پر بہترین مضمون لکھ کر ہندوستان کے کسی مقام پر جلسہ منعقدہ ۲۰ جون میں سنائے جس کی تصدیق مقامی جماعت احمدیہ کے امیر کریں - اور اس مضمون کی نسبت حضرت خلیفۃ المسیح قادیان اپنے درجہ کے مضامین میں سب سے بہتر ہونے کی تصدیق فرمائیں - یہ مضمون کم از کم ۱۶ صفحہ فلسکیپ کاغذ پر ہو۔

دوسرا انعام اس مسلمان بہن کو جو عنوانات بالا پر کم از کم ۱۶ صفحے کا مضمون ۲۰ جون کے زنانہ جلسہ کے لئے قادیان بذریعہ رجسٹری حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیجدے - یا اس جلسہ میں خود سنائے - بشرط تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح دیا جائے گا۔

تیسرا انعام تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے کسی طالب علم کو جو کم از کم ۱۲ صفحے کا مضمون مذکورہ بالا عنوانات پر لکھ کر جلسہ ۲۰ جون میں سنائے بشرط تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح انعام دیا جائے گا۔

خاکسار حافظ عبد العلی - وکیل ہائی کورٹ - حیدرآباد دکن - عقب کتب خانہ سرکاری

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے - حضور تبدیل آب و ہوا کے لئے ۲۹ جنوری پٹھانکوٹ کو روانہ ہوئے۔

۲۷ جنوری قریبًا سارا دن بارش ہوتی رہی - اب بھی مطلع سحاب آلود ہے - اور مزید بارش کی توقع ہے۔

معلوم ہوا ہے - بٹالہ - قادیان - بوٹاری ریلوے لائن کی پختہ سروے کا کام بٹالہ سے شروع ہو گیا ہے - اسی سلسلہ میں اگزیکٹو انجنیئر صاحب ۲۸ جنوری قادیان تشریف لائے۔

شیخ عبد العزیز صاحب نومسلم کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد ۲۸ جنوری کو فوت ہو گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون - احباب دعاء مغفرت کریں ؕ

اخلاق عالیہ کا ایک نظارہ

۲۷ جنوری ۱۹۲۸ء چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کے ہاں دعوت ولیمہ تھی جس میں اکثر معززین جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مدعو تھے جس کمرہ میں نشست کا انتظام تھا وہاں دو لکڑی کے تخت بچھے تھے جن پر حضرت اقدس کے لئے نشست گاہ بنائی گئی۔ اور چونکہ وہ کافی لمبے چوڑے تھے۔ اس لئے حضور کے ساتھ اور بھی کئی اصحاب بیٹھ سکتے تھے۔ باقی کمرہ میں دیگر اصحاب کے بیٹھنے کے لئے فرش کیا گیا۔ لیکن جب حضور کمرہ میں تشریف لائے۔ اور اس جگہ رونق افروز ہونے کی درخواست کی گئی۔ تو حضور نے یہ دیکھ کر کہ وہ جگہ کمرہ کے دوسرے فرش سے کسی قدر اونچی ہے۔ وہاں بیٹھنا پسند نہ کیا۔ اور فرمایا۔ اور دوست نیچے بیٹھیں۔ تو میں اوپر کس طرح بیٹھ سکتا ہوں۔ اور نچلے فرش پر بیٹھ گئے۔ ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا اور دوست وہاں بیٹھ جائیں۔ کسی خادم کو یہ کس طرح گوارا ہو سکتا تھا۔ کہ ایسی حالت میں جبکہ آقا نچلے فرش پر بیٹھا ہے۔ اس جگہ بیٹھے۔ لیکن جب جگہ کی تنگی ثابت ہوئی اور بارش کی وجہ سے کوئی اور انتظام بھی فوری طور پر ممکن نہ تھا۔ تو چھوٹے بچوں کو اس جگہ بٹھا دیا گیا۔ اس پر حضور نے ازراہ مزاح فرمایا۔ ان بچوں کی نگرانی کے لئے کچھ بڑے بھی ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ چونکہ بچوں کو اس جگہ بٹھا دینے کے باوجود جگہ کی قلت محسوس ہو رہی تھی۔ اس لئے بعض اور اصحاب نے بھی وہاں بیٹھ کر کھانا کھایا۔

یہ نظارہ ایسا روح افروز اور ایمان پرور تھا کہ اس کے لطف میں ناظرین الفضل کو شریک کرنا میں نے ضروری سمجھا۔ میرے لئے یہ کوئی پہلا موقعہ نہ تھا۔ میں نے بارہا اس سے بھی بڑھکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم جو آپ اپنے خدام کے متعلق اخلاقی رنگ میں فرماتے ہیں۔ دیکھا۔ اور اپنی حقیر ہستی کو بھی متعدد بار اس کا مورد دیکھا۔ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا۔ کہ حضور کے خلق عظیم کی تشریح و توضیح میں کچھ عرض کر سکوں ہر شخص اپنی عقل کے مطابق اس قسم کے واقعات سے خود نتائج نکال سکتا۔ اور اپنے ظرف کے مطابق ان سے بہرہ اندوز ہو سکتا ہے۔ البتہ اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ اسلامی اخلاق کا بہترین اور سب سے بڑا نمونہ اگر کسی نے دیکھنا ہو۔ تو وہ ہمارے امام و مطاع کی ذات میں دیکھ سکتا ہے۔ اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بہترین جانشینوں کے اخلاق عالیہ کے متعلق جو واقعات تاریخوں کے صفحات مزین کر رہے ہیں۔ اسی رنگ کے واقعات اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موجودہ جانشین کی روزانہ زندگی میں نظر آتے ہیں۔

اس موقعہ پر اگر میں یہ بھی عرض کر دوں۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ کہ جس جماعت کے امام کے اخلاق اپنے خدام کے متعلق ایسے ہوں۔ اس جماعت کے افراد کے اخلاق ایک دوسرے بھائی کے متعلق کس پایہ کے ہونے چاہئیں۔ یہ ہر ایک احمدی خود سمجھ سکتا ہے۔ اور اگر ہم اپنے امام کی ہر رنگ میں بلند و بالا شان سے دنیا کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں اور ضرور چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اپنے اخلاق کو اپنے امام کے اخلاق کا نمونہ بنانے کی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔

اخبار احمدیہ

اعلان

جن احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد پر ۱۷ جون کے لیکچروں کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے یا آئندہ پیش کریں گے۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان لیکچروں کے متعلق ہدایات ماہ فروری میں بھیجی جاویں گی۔

(یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری)

امراء جماعت توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جولائی میں قرآن شریف کے دوسرے ثلث کا درس دونگا۔ بشرطیکہ کم از کم پچیس بیرونی احباب شامل ہوں۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ امراء جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ امراء جماعت کو اس میں شامل ہونا مناسب ہے۔ اگر وہ شامل ہو سکتے ہوں۔ کیونکہ حضرت نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہر جگہ کے امراء جماعت کو درس دینا شروع کریں۔ درس دینے کے لئے اس درس میں شامل ہونا نہایت اولیٰ ہے اس لئے جس جس جماعت کے امیر انتظام کر سکتے ہوں۔ میری رائے میں ان کے لئے یہ موقع بہت مناسب ہے۔ وہ اپنے اسماء گرامی حضرت کے دفتر میں بھیجدیں۔

(ناظر اعلیٰ)

اعلانات نظارۃ دعوۃ و تبلیغ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کو غیر احمدی علماء کے اسماء اور مکمل پتے فوراً درکار ہیں۔ اس میں کسی خاص فرقہ کے علماء مراد نہیں ہیں۔ بلکہ ہر فرقہ کے علماء مراد ہیں۔ خواہ وہ سنی ہوں یا شیعہ۔ وہابی ہوں یا چکڑالوی جماعت ہائے احمدیہ کے تبلیغی سیکرٹری صاحبان فوراً اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے اپنے علاقوں کے ایسے غیر احمدی علماء کے نام و پتے فوراً ارسال کریں۔ جو اسلام کے کسی فرقہ کے لوگوں میں اثر اور رسوخ رکھتے ہیں۔ پتے بالکل مکمل ہوں۔ اور خانہ کیفیت میں ہر ایک نام کے آگے لکھا جائے کہ یہ صاحب کس فرقہ کے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا آخری ٹریکٹ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا آخری ٹریکٹ جو وسط دسمبر میں "مسلمانان ہند کے امتحان کا وقت" کے نام سے ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔ اب بالکل ختم ہے۔ [illegible] فی الواقعہ ضرورت ہے۔ کہ [illegible] اس ٹریکٹ کی اشاعت زیادہ سے زیادہ کی جاسکے۔ صاحب عقل و دانش غیر احمدی احباب نے اس ٹریکٹ کو نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔ اور اصرار سے لکھا ہے۔ کہ یہ رسالہ اور بھیجا جائے۔ لیکن رسالہ چونکہ ختم ہے۔ اس لئے ہم تعمیل سے معذور رہیں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ سے شائقین رسالہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس رسالہ کا دوسرا ایڈیشن ہزاروں کی تعداد میں پھر شائع کیا جائے۔ تو وہ اپنے اپنے علاقوں میں تحریک کرکے اس کے لئے چندہ جمع کرکے ارسال فرمائیں۔ کم از کم پانسو روپیہ جمع ہونے پر دس ہزار رسالہ کی طباعت [illegible] کا کام [illegible]

شیخ محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ سکرٹری صیغہ ترقی اسلام

درخواست دعا

تمام بزرگان دین اور احمدی احباب کمترین کی روحانی و جسمانی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ کمترین چند ایک مشکلات میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دور فرمائے۔

خاکسار محمد یوسف علی

۲۔ جملہ احباب سے درخواست ہے۔ کہ میری دینی ترقی اور جملہ دلی مقاصد کے واسطے دعا فرمائیں۔ صوبیدار نظام الدین

اعلان نکاح

جناب علی محی الدین صاحب احمدی (میانہ نلک) پسر محمد ابراہیم صاحب کا نکاح ۱۲۵ روپیہ (ایکسو پچیس روپیہ) مہر پر ... صاحب احمدی کی ... بنت ... (میانی) کے ساتھ ۱۲ جنوری ۱۹۲۸ء بمقام ... مدراس جناب حکیم سید جمال الدین صاحب نے پڑھایا۔ خاکسار محمد حبیب اللہ احمدی

ولادت

الحمد للہ تعالیٰ نے جس نے اپنے فضل سے اس عاجز کو بتاریخ ۹ جنوری پونے پانچ بجے بعد عصر فرزند عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے منور احمد رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ بچہ کے لئے اور اس کی والدہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بچہ کو خادم دین کرے اور مخلص احمدی بنائے۔ آمین۔ عبدالحکیم ماٹل ایئر فورس دہلی

جنازہ

میری اہلیہ ۱۹ جنوری ۱۹۲۸ء کو فوت ہوگئی ہے۔ مرحومہ نہایت نیک عورت تھی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار ڈاکٹر فیض قادر از فیض اللہ چک

۲۔ منشی خدا بخش صاحب سول ناظر و سیکرٹری جماعت احمدیہ جھنگ ۲۱ جنوری کو فوت ہوگئے۔ احباب دعاء مغفرت فرمائیں۔

خاکسار محمد حسین ہیڈ کلرک صدر جھنگ

۳۔ ۸ جنوری ۱۹۲۸ء کو مولوی حسن علی صاحب سکنہ شیخ عماد تو ضلع لاہور نے قادیان میں وفات پائی۔ مرحوم پرانے احمدی اور نہایت ہی مخلص آدمی تھے۔ احباب دعاء مغفرت فرمائیں۔

عاجز احمد علی احمدی خدمت نفوس ضلع لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ - جنوری ۱۹۲۸ء

رحمۃ للعالمین کی سیرت کے متعلق لیکچروں کا انتظام

عاشقانِ محمدؐ کے کام کرنے کا وقت

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۵ - لاکھ ریزرو فنڈ قائم کرنے کی تحریک فرمائی - تو احباب نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ اُسے کامیاب بنانے پر آمادگی ظاہر کی - اور بہت سے احباب نے ایک سال کے اندر اندر ایک سو سے لیکر ایک ہزار تک یا ایک ہزار سے لیکر پانچ ہزار تک روپیہ جمع کرنے کے وعدے کئے - اور اس طرح دو لاکھ کے قریب روپیہ کے وعدہ لکھے گئے ؛

چونکہ عنقریب تمام ہندوستان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور آپؐ کی خوبیوں کے اظہار کے لئے ۲۰ - جون کو منعقد ہونے والے جلسوں کے متعلق انتظامات شروع ہونے والے ہیں - اس لئے ضروری ہے - کہ جلد سے جلد ریزرو فنڈ میں اتنی رقم جمع ہو جائے - جو اخراجات کے لئے ضروری ہے - اس تحریک کو کامیاب اور وسیع الاثر بنانے کے لئے تجویز یہ ہے - کہ ہندوستان کی تمام علمی زبانوں میں اعلانات اور اشتہارات شائع کر کے ہر علاقہ اور ہر صوبہ کے لوگوں کو اس کی طرف توجہ دلائی جائے - تاکہ ہندوستان کی ہر زبان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچر ہو سکیں - اور ہر علاقہ کے لوگوں کو ان کی اپنی زبان میں اس خیر البشر کی خوبیوں اور احسانات سے آگاہ کیا جا سکے - جو کسی ایک قوم یا ایک فرقہ کے لئے نہیں - بلکہ ساری دنیا اور دنیا کی ہر قوم کے لئے رحمۃ للعالمینؐ ہو کر آیا - اور جس کا فیض ہر ایک کے لئے جاری ہے ؛

اس غرض کے لئے ظاہر ہے - کہ ابتداء میں ہی بہت بڑے اخراجات کی ضرورت ہے - تاکہ ہر علاقہ کی زبان میں اعلانات اور اشتہارات ہزاروں کی تعداد میں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں چھاپے اور پھر تقسیم کئے جا سکیں - اس کے بعد جہاں جہاں سے مزید واقفیت حاصل کرنے کے لئے یا اور ضروری امور دریافت کرنے کے لئے درخواستیں آئیں - ان کو جواب دئے جا سکیں - ہم نہیں سمجھتے - کوئی مسلمان جس کے سامنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات اور خوبیوں کے بیان کرنے اور ناواقف لوگوں کو ان سے آگاہ کرنے کا سوال پیش کیا جائے وہ دل سے اس کی تائید کے لئے تیار نہ ہو - اور حسب توفیق مالی طور پر اس کارِ خیر میں حصہ لینے سے دریغ کرے - ہاں اگر ضرورت ہے - تو اس بات کی - کہ بہت سے ایسے اصحاب کھڑے ہو جائیں جو مسلمانوں کو اس ضرورت اور اس ضرورت کی اہمیت سے آگاہ کر سکیں - پس وہ اصحاب جنہوں نے اس سال ریزرو فنڈ جمع کرنے کا ہزاروں آدمیوں کے سامنے اور اپنے امام کے روبرو خاص طور پر وعدہ کیا ہے - اپنے اس فرض کو پوری تن دہی و سرگرمی سے ادا کرنے کی کوشش کریں - اور جلد سے جلد کافی رقم جمع کر دیں - تاکہ مجوزہ جلسوں کو کامیاب اور مفید بنانے کا کام اطمینان کے ساتھ شروع کیا جا سکے ؛

اس تحریک کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا سکتا ہے - کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے قریباً چھ ماہ کا عرصہ اس کی تیاری کے لئے ضروری سمجھا ہے - اور اس کام کی عظمت اور وسعت کے لحاظ سے دیکھا جائے - تو یہ عرصہ بھی بہت تھوڑا معلوم ہوتا ہے - ہندوستان ایک بہت وسیع ملک ہے - اس میں بیسیوں زبانیں بولی جاتی ہیں - اور ہر زبان بولنے والے لاکھوں اور کروڑوں انسان ہیں - ایسے وسیع ملک میں اس قدر مختلف زبانیں بولنے والوں اور اتنی کثرت سے بسنے والے لوگوں کے لئے ایک مقررہ تاریخ پر ایک مقررہ موضوع پر لیکچروں کا انتظام کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے - خاصکر اس صورت میں جبکہ مخالفین اسلام کا تو ذکر ہی کیا ہے - خود مسلمانوں کا بہت بڑا حصہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے نظیر خوبیوں اور بے مثال صفات سے بے بہرہ ہو چکا ہے - اور دین کی نسبت دنیا کی طرف زیادہ جھکا ہوا ہے - کیا یہ مسلمانانِ ہند کی مذہب سے بیگانگت کا کوئی کم افسوسناک ثبوت ہے - کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق لیکچر دینے والے ایک ہزار کی تعداد میں ملنے بھی مشکل ہو رہے ہیں - اگر مسلمانوں میں مذہب سے غفلت نہ پیدا ہو چکی ہوتی - اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان احسانات کو فراموش نہ کر چکے ہوتے - جن کے بار کے نیچے ان کے جسم و روح کا ذرہ ذرہ دبا ہوا ہے - تو وہ اپنے بچوں کو ان کے دودھ کے ساتھ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفاتِ حسنہ اور احسانات بیکراں کا شیر پلاتے اور مسلم بچے اپنی ماؤں کی گودیوں میں ہی اس خیر البشر کے گن گانے شروع کر دیتے جس نے ان کے دنیا میں سانس لیتے ہی ان کے کان میں خدائے واحد کی تقدیس اور اپنی رسالت کا اقرار پہونچانے کا انتظام فرمایا تھا - اور جوں جوں ان کی عمر ترقی کرتی - رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور الفت بھی ان کے دلوں میں بڑھتی جاتی - اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیاں اور احسانات اس ذوق و شوق اور ایسے سوز و گداز سے بیان کرتے کہ سننے والوں کے دل پگھل جاتے - ان کے زنگ دور ہو جاتے اور وہ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کو اپنے لئے باعثِ فخر اور زینت و روح سمجھتے جس طرح ہر ایک سچا اور مخلص مسلمان سمجھتا ہے - مگر افسوس یہی ہے - کہ مسلمان پہلے خود اپنے مقدس رسول کے روح افزا اور ایمان پرور حالات سے ناواقف ہو گئے - اور پھر اُن کی اولادیں زیادہ سے زیادہ ناواقف ہوتی چلی گئیں - حتےٰ کہ یہ زمانہ آگیا -

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے - اور مسلمانوں کو اپنی گذشتہ کوتاہیوں پر شرمسار ہوتے ہوئے اس کی قدر کرنی چاہیئے - کہ ایسے سامان پیدا ہو چکے ہیں - جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل شان کو دنیا میں قائم کرنے والے ہیں - اور وہ دن دور نہیں جبکہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اپنے مقدس رسولؐ کی خوبیاں اور صفات مزے لے لیکر بیان کر رہا ہوگا - اور سننے والوں کے دلوں میں محبت اور الفت کے جذبات بھر دے گا - مگر اس کے لئے کوشش کی ضرورت ہے - اور اس سے بہترین کوشش کوئی نہیں ہو سکتی - جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۰ - جون ۱۹۲۸ء کے جلسہ کے رنگ میں فرمائی ہے - اس کو جس قدر زیادہ کامیاب بنایا جائیگا - اسی قدر اس کے اثرات دیرپا اور وسیع ہونگے - اور مسلمانوں میں ایسی زندگی کی روح پھونک دیں گے - کہ وہ اپنے ہر کام میں عظیم الشان تغیر محسوس کریں گے ؛

پس مسلمانوں کو اس کے لئے پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے ؛

گاندھی جی اور اچھوت ادھار

تمام حقیقت بین اور نکتہ رس اصحاب اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ گاندھی جی ہندوستان میں جو کچھ کرتے رہے اور جو کچھ کر رہے ہیں۔ یا آئندہ کریں گے۔ وہ سب ہندو مفاد کی خاطر ہوتا ہے اور اس کو قومی رنگ میں محض اس لئے دیدیا جاتا ہے۔ کہ اس کی تکمیل میں آسانی اور سہولت پیدا ہو جائے۔ اور اس میں روکاوٹیں پیدا ہونے کا احتمال کم ہو جائے۔ اس بات کا اعتراف اب تو خود ہندو بھی علی الاعلان کر رہے ہیں۔ چنانچہ آریہ اخبار بندے ماترم (۱۳۔ جنوری) لکھتا ہے۔

”ہندوؤں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ کہ...... ہندوستان کی تجارتی اقتصادی لوٹ تا ابد جاری رکھنے کی خاطر دلت جاتیوں کو آلہ کار بنایا جائیگا......... اور انہیں نہ صرف ہندوؤں سے علیحدہ شمار کیا جائے گا۔ بلکہ ان کا مدِ مقابل بنایا جا رہا ہے .... ہندو لیڈر دت سے اس خطرہ کو محسوس کر رہے ہیں۔ اور اسی خیال سے مہاتما گاندھی نے اچھوت ادھار پر بڑا زور دیا“ (بحوالہ الامان دہلی ۱۴۔ جنوری)

”بندے ماترم“ کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی جو ہندوستان کی متحدہ قومیت کے سب سے بڑے لیڈر سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اچھوت اقوام کی اصلاح محض ہندو مفاد اور ہندو قوم کے فائدہ کے لئے کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اچھوت اقوام کی حالت کو سنبھالنے کے لئے پوری جد و جہد کرنی چاہیئے +

بے پردگی کا نتیجہ

دنیا میں آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بے پردگی اپنے بد اثرات کی وجہ سے کس قدر نقصان دہ اور اخلاق سوز ہے۔ زنا اور ڈاکہ زنی کے علاوہ بسا اوقات قتل کی وارداتیں بھی ایسی ہوتی ہیں۔ جو بے پردگی کا نتیجہ کہی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ لاہور میں ایک اسی قسم کا واقعہ پچھلے ہفتہ ہوا ہے۔ جس میں ایک سکھ عورت قتل کر دی گئی ہے۔ اس کے قاتل نے کہ وہ بھی ایک سکھ ہے۔ جو بیان عدالت میں دیا ہے۔ اس کے حسب ذیل فقرات اس قابل ہیں۔ کہ حامیانِ بے پردگی انہیں غور سے پڑھیں:-

”میں مقتولہ کے لڑکوں کا استاد تھا۔ میں اس کے گھر آتا جاتا تھا.......... مقتولہ کی لڑکی کی محبت نے میرے دل میں بہت زور کیا تھا۔ اور میں اس کے ساتھ ضرور شادی کرنا چاہتا تھا۔ (چونکہ مقتولہ راستہ میں روک تھی) میں نے اپنے ایک رشتہ دار کی امداد سے اس کا گلا گھونٹ کر اسے مار ڈالا“ (ملاپ لاہور ۱۳۔ جنوری)

یہ اور اسی قسم کے دوسرے واقعات جو آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں۔ بے پردگی کی مذمت کے لئے کافی ثبوت ہیں۔ اپنے گھروں میں کسی غیر شخص کی آمد و رفت کے لئے اگر ان قوانین پر عمل کیا جائے۔ جو اسلام نے مقرر کئے ہیں۔ تو ایسے ناگوار اور روح فرسا واقعات کے علاوہ بہت سے اخلاقی جرائم بھی بند ہو سکتے ہیں +

نیپال اور مسلمان

ہندو جرائد و معاندِ اسلامی ریاستوں اور حکومتوں کے خلاف کئی قسم کے الزام لگا کر ان کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ملاپ ۱۰۔ نومبر نے ایک تار شائع کیا ہے جس میں والئے بھوپال کو تنسیخ قانون ارتداد کے متعلق توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر ہندو ریاستوں میں مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وہ ہندوؤں کو نظر نہیں آتی۔ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں اور ظالمانہ پابندیوں کے علاوہ یہاں تک مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی مسلمان وعظ نہ کر سکے۔ اور کوئی ہندو مسلمان نہ ہو سکے۔ حال میں معاصر ”مدینہ“ بجنور (۱۳ جنوری) نے نیپال کے جو بعض رائج الوقت قوانین شائع کئے ہیں ان میں سے ایک دو حسب ذیل ہیں:-

(۱) اگر کوئی ہندو خود آکر مسلمان کا پانی پی لے اس حالت میں بھی مسلمان قابل سزا ہے۔

(۲) اگر کوئی مسلمان کسی ہندو کو خوشی اور رضامندی سے بھی مسلمان کرے۔ اس حالت میں مسلمان سخت سزا پائے گا +

(۳) اگر کوئی مسلمان بوچڑ بکرے کا ذبیحہ گوشت کسی ہندو کے ہاتھ کسی حالت میں فروخت کرے۔ تو سخت سزا پائیگا +

کیا ہندوؤں کے نزدیک یہ قانون منصفانہ ہیں۔ اگر نہیں تو انہیں چاہیئے۔ کہ پہلے ہندو حکمرانوں سے اس قسم کے قوانین منسوخ کرائیں۔ اور پھر کسی مسلمان والئے ریاست سے درخواست کریں۔

گائے کی حفاظت کے متعلق ہندو سبھا کی دھمکی

ہندو مہا سبھا نے اپنے اجلاس مدراس میں گائے کی حفاظت کے متعلق جن الفاظ میں اپنے عندیہ کا اظہار کیا ہے وہ اس قابل ہیں۔ کہ مسلمان ان کے متعلق پوری توجہ سے غور کریں۔ ہندو سبھائیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ

”مدت مدید سے ہندو گائے کو مقدس و متبرک جانور سمجھتے چلے آ رہے ہیں۔ اور گائے کا ذبیحہ ان کے احساسات مذہبی کو بھاری ضرب لگاتا ہے۔ اور ان کا دھرم ان پر یہ فرض عائد کرتا ہے۔ کہ وہ ہر قیمت پر گائے کی حفاظت کریں“ (ترجمان ۱۴ جنوری)

اس بناء پر یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ

”ہندو مہا سبھا ہندوستان کے تمام مسلمانوں سے صدق دلی سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ قربانی یا خوراک کیواسطے ذبیحہ گائے بند کر دیں“

اگر صرف مسلمان گائے ذبح کرتے۔ تو ہندو سبھا کا مسلمانوں سے یہ مطالبہ ہو سکتا تھا۔ لیکن جب مسلمانوں کی نسبت سرکاری طور پر فوجوں وغیرہ کی خوراک کے لئے بکثرت گائیں ذبح کی جاتی ہیں تو کیوں گورنمنٹ کے مقابلہ میں بھی ہندو یہ اعلان نہیں کرتے۔ کہ ”ہندوؤں کا دھرم ان پر یہ فرض عائد کرتا ہے۔ کہ وہ ہر قیمت پر گائے کی حفاظت کریں“ اور کیوں ہر قیمت ادا کرنی شروع نہیں کر دیتے۔ اگر ہندو گورنمنٹ کے مقابلہ میں اس بات کا ثبوت پیش کر دیں۔ کہ وہ گائے کی حفاظت کے لئے کیا قیمت ادا کر سکتے ہیں۔ اور وہ قیمت گورنمنٹ کو ان کے سامنے جھکا دے۔ تو پھر مسلمانوں کو اس قسم کے ڈراوے سنانے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ وہ خود بخود گائے ذبح کرنے سے باز آ جائیں گے۔ لیکن جب تک گورنمنٹ کو گائے ذبح کرنے سے ہندو نہیں روک سکتے۔ اس وقت تک مسلمانوں کو ایسی باتوں سے مرعوب کرنے کا سوائے اس کے کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ مسلمانوں کو ضعیف سمجھکر ان پر سارا نزلہ گرانا چاہتے ہیں +

ہندوؤں کی گائے کے متعلق عقیدت سے سبق

گائے کے متعلق ناظرین ہندو مہا سبھا کا اعلان اوپر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب ایک ہندو اخبار ”جاتی سیوک“ (۱۶ جنوری) کے الفاظ پڑھیں۔ جو لکھتا ہے۔

”چونکہ ہندوؤں کے دھرم شاستروں میں گئو رکھشا پرم دھرم اور گئو ہتیا مہا پاپ مانا گیا ہے۔ اس لئے ہندو گئو رکھشا کے لئے اپنا تن من دھن غرضیکہ اپنے پران تک دینے کو تیار ہو جاتے ہیں اور وہ تمام دنیا کی دولت و ثروت ملنے پر بھی گئو رکھشا کے اس پوتر کام سے باز نہیں آ سکتے ہیں“

مسلمان نہ صرف ہندوؤں کے ان ارادوں اور دھمکیوں سے اپنی حفاظت کی ضرورت محسوس کر سکتے ہیں۔ بلکہ وہ ایک حیوان کے متعلق ہندوؤں کی عقیدت سے یہ بھی سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ انہیں اعلائے کلمۃ اللہ اور صداقت رسول اللہ کیلئے کس قدر ہمت اور کوشش سے کام لینا چاہیئے +

ہوتی رہتی ہیں۔ یا قربان کی جاتی ہیں۔ صرف بانی کو ہی دیکھو۔ یہ بھی ہزار ہا جانوں کی قربانی کرنے کے بعد ہمارے حلق کو تر کرتا ہے۔ ہمارا یہ قوم کو اسی ایثار نے اوج ترقی پر پہنچایا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ جب کھدر کی تحریک ہوئی تو چھوٹے طبقے سے لیکر بڑے تک تمام مرد عورت کھدر میں ملبوس نظر آتے تھے۔ گو روحانیت نہ ہونے کے باعث وہ تحریک زیادہ دیر تک نہ چل سکی۔ مگر اس وقت تو انہوں نے بہت کچھ ہمت کر کے دکھا دی۔ ہماری یہ حالت ہے کہ منہ سے تو فیتوں لیسوں دائل سلک جاپان بوسکی مخمل وغیرہ کے پہننے سے منع کرتی ہیں۔ مگر آپ برابر پہنے چلی جاتی ہیں یہی سبب ہے۔ کہ ہماری باتوں میں اثر نہیں۔ جب تک ہم اپنے آپ میں ایثار کا مادہ نہ پیدا کرلیں۔ ہماری باتیں ہرگز قابل پذیرائی نہیں ہو سکتیں۔ اسلام کے پھیلنے میں علم کی بجائے عمل کا زیادہ دخل ہے۔ ہمیں صرف لباس ستر پوشی اور گرمی سردی سے بچنے کے لئے پہننا چاہیئے۔ صرف شخصی عزت کوئی چیز نہیں۔ قومی عزت کو قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جب جلسہ پر اپنے مہربان اولوالعزم خلیفہ صاحب کو بالکل معمولی لباس میں دیکھتی ہوں۔ تو مارے شرم کے عرق عرق ہو جاتی ہوں کہ ہم کیوں فضول نمود و نمائش میں روپیہ برباد کرتی ہیں۔ اور کیوں اس مقدس انسان کے پاک نمونے پر نہیں چلتیں۔ جو ہمارا ہادی اور رہنما ہے۔ اب ہماری عزت و عظمت اسی میں ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے علم و عمل کو برابر کریں۔ جو زبان سے کہیں وہ کر کے دکھا دیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا دس سال کی تھیں۔ کہ ایک عورت فاطمہ شامیہ آپ کے پاس آئیں اور شام سے بہت سے تحائف زیورات جواہرات میوے کپڑے ہمراہ لائیں۔ بنت رسول نے بڑی گرمجوشی اور تپاک سے ان کا خیر مقدم کیا۔ جب تحائف آپ کی نذر کئے گئے۔ تو حضرت زہرا نے ان سے اجازت لے کر سب خدمت اسلام کرنے والوں کو دیدیئے۔ کھانے کی چیزیں اور کپڑے ان مسلمانوں کی نذر کر دئے۔ جو اسوقت خدمت اسلام میں سر بکف تھے۔ یہ تھا پیغمبر زادی کا ایثار اور سیر چشمی جس نے فاطمہ شامیہ کو حضرت زہرہ کی تعریف میں رطب اللسان کر دیا۔ اب ہم دل میں سوچ سکتی ہیں۔ کہ کیا ہمارے دلوں میں وہ ایثار کی روح پیدا ہو گئی ہے جس نے اسلام کی کھیتی کو سرسبز اور شاداب کیا تھا۔ نہیں ہرگز نہیں اس وقت باغ اسلام کو سیم و زر کے پانی سے سیراب کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ ورنہ گلشن احمد کے پھولوں کی پنکھڑیاں باد حوادث سے برباد ہو جانے کو طیار ہیں۔ حالانکہ بڑھنے والی قوموں کا حال ہمہ وقت ہمارے مشاہدہ میں آ رہا ہے ؎

کسی وقت جی بھر کے سوتے نہیں وہ
کبھی سیر محنت سے ہوتے نہیں وہ
بضاعت کو اپنی ڈبوتے نہیں وہ
کوئی لحظہ بیکار کھوتے نہیں وہ
نہ چلنے سے تھکتے نہ اکتاتے ہیں وہ
بہت بڑھ گئے اور بڑھے جاتے ہیں وہ

مگر ہمارے سروں پر سستی کاہلی اور غفلت سوار ہے قوم کی ردی حالت کو نہیں سوچتے۔ مذہب پکار پکار کر جانی مالی قربانی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اسلام کی عزت اور قوم کی وقعت اسی طرح قائم رہ سکتی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک نصائح پر عمل کریں۔ اور اپنے دلوں میں جذبہ ایثار پیدا کریں۔ اور یہی سمجھیں کہ ہماری عزت۔ قدر و منزلت اپنے آپکو اسلام پر قربان کرنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے پر موقوف ہے۔ آخر میں دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور ایسا دل دے کہ ہم ہر وقت اپنا سب کچھ اسلام کی خاطر قربان کرنے کے لئے طیار رہیں۔ آمین

(عاجزہ فاطمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب)

پنجاب میں چیچک کا ٹیکہ لگانے کا عمل

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ٹیکہ چیچک کے محکمہ کی سالانہ رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۹۲۶-۲۷ء کے دوران میں ۱۲۴۲۰۹۰ اشخاص کو ٹیکے لگائے گئے۔ سال ماسبق کے مقابلہ میں یہ تعداد بقدر ۲۵ ہزار زیادہ ہے۔ سکول کے طلباء کو دوبارہ ٹیکہ لگانے کی خاص کوشش کی گئی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ دوسری مرتبہ ٹیکہ لگوانے والے اشخاص کی تعداد میں ۵۰ ہزار کا اضافہ ہو گیا۔ سال مذکور میں چیچک کی وبا کا حلقہ اثر محدود ہونے کے باعث پہلی دفعہ ٹیکہ لگوانے والوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ابتدائی ٹیکہ کی کامیابی اس حقیقت سے ظاہر ہے۔ کہ جہاں سال ۱۹۲۵ء میں سو میں سے ۹۶.۵۴ ٹیکے کامیاب رہے۔ وہاں سال زیر رپورٹ میں ان کی تعداد ۹۷.۷۹ تک پہونچ گئی۔

جن قصبوں میں ٹیکہ چیچک کا قانون نافذ ہے۔ اور اس کی رو سے چیچک کا ٹیکہ لازمی ہے۔ وہاں ۸۷ فی صدی بچوں کو کامیابی سے ٹیکے لگائے گئے۔

جن قصبوں میں قانون مذکور نافذ العمل نہیں ہے۔ وہاں ایسے بچوں کی تعداد صرف ۶۶ فیصدی رہی۔ سال مذکور میں ٹیکہ چیچک کا قانون ۲۸ نئے قصبوں میں نافذ کیا گیا۔ اس کے باوجود ۱۹۲۶-۲۷ء کے اختتام پر ۹ میونسپلٹیاں ۱۵ رقبہ ہائے مشتہرہ اور ۸۰ چھوٹے قصبے قانون مذکور کے دائرہ اثر سے خارج تھے۔

گورنمنٹ پنجاب چاہتی ہے۔ کہ یہاں کی مقامی جماعتوں کو

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۹۲۷ء

ایک متلاشی حق کی نظر میں

شکریہ اخبار الفضل مورخہ ۱۰ جنوری نے مجھے اخلاقی طور پر مجبور کیا ہے۔ کہ میں دوہرا شکریہ ادا کروں۔ پہلا شکریہ تو الفضل کا جس نے میری تقریر بغیر کسی افراط و تفریط کے پبلک میں پیش کی۔ دوسرا شکریہ مجھے اپنے معزز اور محترم دوست مسٹر احمد لطیف صاحب بی۔ اے جنرل سیکرٹری ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن کراچی و نیز دیگر ارکان ایسوسی ایشن کا ادا کرنا ہے جنہوں نے مجھ جیسی ناچیز ہستی کو آل انڈیا تبلیغ کانفرنس دہلی کی شرکت کی دعوت دی تھی۔ گو افسوس ہے کہ میں اس موقعہ پر نہ پہونچ سکا مگر اس افسوس کے مقابلہ میں بدرجہا خوشی اور مسرت مجھے اس امر سے ہے۔ کہ جو نعم البدل خداوند قدیر نے مجھے عطا فرمایا وہ بدرجہا بہتر تھا وہ یہ کہ بجائے دہلی جانے کے قادیان پہونچکر اس چہرہ کی زیارت کی جس کی پاک تصویریں آئینہ دل پر اب تک پڑ رہی ہیں۔ بہر صورت میں ایسوسی ایشن کا ممنون ہوں۔

قادیان آنے کی وجہ میں قادیان گیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ میں احمدیت کے نظارہ کو اپنی آنکھوں دیکھوں ان کے عقائد اور ان کے عام خیالات کا اچھی طرح سے میں عینی مشاہدہ کروں۔ اور جو جو الزامات اس جماعت پر لگائے جاتے ہیں۔ ان کو بچشم خود معائنہ کرتے ہوئے ان کی تردید یا تائید کروں پھر حضرت امام سلسلہ احمدیہ کی زیارت کروں۔ اور دیکھوں کہ جن فرائض پسندیدہ و اوصاف حمیدہ سے ایک خلیفہ کو مزین ہونا چاہیئے۔ وہ ان میں ہیں یا نہیں۔ عام احمدی صاحبان کی اخلاقی کیفیت معلوم کروں۔

حضرات یہ تھیں وہ وجوہات جنہوں نے میرے دل پر جبر کیا۔ اور میں قادیان تک پہونچ گیا۔ چونکہ میں فیروزپور سے بغیر کسی کو اطلاع کئے گیا تھا۔ اور مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ قادیان کدھر ہے۔ اور مجھے بحیثیت ایک غیر احمدی کس کے ہاں ٹھہرنا ہے۔ اور چونکہ میرے دل میں یہ خیال پہلے ہی سے دیرینہ پختگی اختیار کئے ہوئے تھا۔ کہ میری رہائش وغیرہ کا انتظام احمدی نہیں کریں گے۔ ہاں اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتے ہوئے بہت کچھ آرام کی توقع تھی۔ مگر مجھے یہ بھی منظور نہ تھا۔ کہ میں جھوٹ بولوں۔ اور اپنے آپ کو خواہ مخواہ احمدی ظاہر کروں تحقیق و تجربہ کا مزا تو جب ہی ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو مخالف ظاہر کرے اور پھر دیکھے کہ مخالف پارٹی اس کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتی ہے

قادیان پہنچا

غرض فیروز پور سے چل کر قادیان پہنچا۔ چونکہ رات کا وقت تھا۔ میں دریافت کرتا ہوا مہمان خانہ تک پہونچ گیا۔ اور مفتی علی محمد صاحب فیروز پوری سے ملا۔ انہوں نے اس رقعہ کو دیکھتے ہی کہ جو مرزا ناصر علی صاحب پلیڈر نے مجھے ان کے نام دیا تھا۔ میری رہائش کا بندوبست کردیا۔ جیسا میں پہلے عرض کر آیا ہوں۔ مجھے رہائش سے یا خوراک سے تعلق نہ تھا۔ میں تو جلسہ کی کارروائی اور احمدی صاحبان کے اخلاق دیکھنا چاہتا تھا۔ بستر رکھ کر باہر آیا۔ اور دیکھا کہ اگرچہ رات کا زیادہ حصہ گذر چکا ہے۔ مگر وہ بازار جو احمدی بازار کہلاتا ہے۔ ایک بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔ اور عجیب چہل پہل ہے خصوصاً فخر الدین صاحب ملتانی کی دوکان جہاں سلسلۂ احمدیہ کی ہر قسم کی کتب موجود تھیں۔ نمائش گاہ بنی ہوئی تھی۔ میں بھی اس دکان میں چلا گیا۔ یہ گویا میرے تجربات عینی کی پہلی منزل تھی۔ جہاں میں نے اپنا کام کرنا شروع کیا۔ چونکہ اس دکان میں ہر درجہ کے لوگوں کا جم غفیر ہر وقت رہتا۔ اس لئے ہر اخلاق۔ ہر علم اور ہر کیفیت کا شخص اس دکان پر نظر آیا۔ میں بھی ایک طرف بیٹھ گیا۔ اور ایک ایک کتاب اٹھا کر دیکھنے لگا۔ اسی حالت میں رات کے ساڑھے دس بج گئے چونکہ رستہ کی تکان سے کسلمندی ہو رہی تھی۔ مہمان خانہ میں آکر سو رہا۔

نماز کا نظارہ

صبح نماز کے لئے اٹھا۔ تو دیکھا۔ احمدی بچہ بچہ نماز میں شریک ہے۔ اور ایک شان سی نظر آتی ہے۔ میں خود تو ایک دوسری مسجد میں چلا گیا۔ جو غیر احمدی صاحبان کی تھی۔ اور وہیں جا کر نماز پڑھی۔ مگر اس نماز کا نظارہ میرے دل میں گدگدیاں ضرور لیتا رہا۔ کہ جب کے امام کی صدائے اللہ اکبر مسجد مبارک سے نکل کر تمام قادیان میں چھا جاتی تھی۔ کئی ہزار کا مجمع اور سب نمازی۔ پھر گلی اور کوچوں تک میں جماعت بندی۔ ایک عجیب سماں پیدا کرتی تھی۔ کیا کوئی نئی بات یا نیا ڈھنگ یا کوئی نرالی طرز نماز کی۔ جیسا ہمیں بتایا جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی نمازوں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ نظر آئی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ وہی نماز جو عام مسلمان پڑھتے ہیں۔ اور حالتِ کیف اگر خدا لگتی دریافت کروگے۔ تو میں یہی کہوں گا۔ کہ ہر قیام رکوع اور سجدے میں کچھ زیادہ ہی دلکشی پائی۔ کیفیات نمازیں میں نے دیکھا۔ ہر سجدہ میں اور آخری رکعت کے رکوع کے بعد احمدی اصحاب بہت زیادہ دیر تک دعائیں کرتے ہیں۔ روتے ہیں۔ گڑگڑاتے ہیں۔ اور خشوع وخضوع کی عاجزانہ ادا کو جیسا خداوند تعالیٰ کے حضور میں ہونی چاہیئے۔ پوری طرح ادا کرتے ہیں۔ مجھے اس وقت نہایت ہی لطف آیا۔ جب آخری رکعت میں ربنا لک الحمد کہنے کے بعد ہاتھ چھوڑ کر دربار احدیت میں ایک لمبے عرصہ تک کھڑے رہکر عاجزانہ دعائیں مانگتے ہیں۔

ایک احمدی دکاندار سے گفتگو

نماز کے اس نظارہ سے دل ہی دل میں مزا لیتا ہوا چاء پینے کی غرض سے شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی کی دکان پر چلا گیا۔ اور سلام علیک کے بعد کہا۔ اور جان بوجھکر کہا۔ حضرت میں ایک غیر احمدی ہوں مسئلہ نبوت میں سخت اختلاف رکھتا ہوں۔ اور مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا۔ مجھے چاء چاہیئے آپ ہنس پڑے۔ اور نہایت پُرتپاک اخلاقی لہجہ میں مجھ سے کہنے لگے۔ کہ آپ آئیں شوق سے چاء پیجیئے۔ دکان آپ کی ہے آپ تشریف رکھیئے۔ مجھ سے علاوہ چاء وغیرہ پیش کرنے کے اگر ہو سکا تو کچھ روحانی غذا بھی پیش کروں گا۔ میں نے اسپر اکھڑپن سے کہا۔ مجھے روحانی غذا نہیں چاہیئے۔ ایسی غذا جو آپ مجھے پیش کریں گے۔ میں زہر ہلاہل کے برابر سمجھتا ہوں۔ کہاں محمد رسول اللہ صلعم اور کہاں جناب مرزا صاحب۔ پھر اس پر دعویٰ نبوت اور وہ بھی محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے بعد۔ غرض میں نے جس قدر بدماغی اور اکھڑپن برتنا تھا برتا۔ مگر آپ نے ان تمام باتوں کا جواب نہایت خندہ پیشانی سے متین لہجہ میں دیا۔ اور کہا پہلے آپ چاء پی لیں۔ پھر میں آپ سے کچھ عرض کروں گا۔ خیر میں نے چاء پی۔ وہ حضرت مرزا صاحب کے حالات سناتے رہے۔ اگرچہ میں دل ہی دل میں خوش ہوتا رہا۔ مگر بظاہر چہرہ کو ایسا بنائے رہا۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ ان باتوں کو خوشی سے نہیں سُن رہا۔ بہرصورت مجھے آپکی صحبت سے بہت کچھ لطف حاصل ہوا۔ میں نے دو راتیں انہی کی دکان میں گذاریں۔ اس عرصہ میں مجھے بہت سے احمدی اصحاب سے ملنے اور تبادلۂ خیالات کا اتفاق ہوا۔ جن کے اخلاق سے میں بے حد متاثر ہوا۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کا بھی ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے ختم نبوت پر مجھ سے تبادلۂ خیالات مہمان خانہ میں ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے کیا۔

احمدیوں کے اخلاق

تبادلۂ خیالات کے تمام اوقات میں صرف میں ہی ایک غیر احمدی تھا۔ اور وہاں عام مجمع احمدی صاحبان کا تھا۔ مگر کوئی ایسا ناگوار واقعہ جیسا کہ اگر ایک احمدی اتنے بڑے مجمع غیر احمدیاں میں پھنس جائے۔ تو بیچارے پر عجیب استہزا اور مذاق کی بوچھاڑیں ڈالی جاتی ہیں میرے متعلق ہرگز ہرگز پیش نہیں آیا۔ بلکہ میں تو ہر اس شخص کا جو بھی مجھ سے ملتا تھا اور بے تابانہ پوچھتا تھا۔ کہ کیوں جناب آپ کی کچھ تسلی ہوئی کہ نہیں مشکور ہوں۔ حالانکہ اس سوال پر ذمہ دار اصحاب جو اکثر مجھے اپنی خاطر و مدارات سے مرہونِ منت بنائے ہوئے تھے۔ استفسار کنندوں کو یہی جواب دیتے۔ کہ تمہیں کیا پڑی ہے ہر شخص کو اپنی طبیعت کا اختیار رہے۔ تم میں اگر طاقت ہے۔ تو تم اپنی علمیت اور دلائل و براہین سے انہیں اپنے سلسلہ کا گرویدہ کرو۔

حضرت امام صاحب سے ملاقات

اب میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ملاقات کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ اس ملاقات کا فخر مجھے تقریر کے دوسرے دن ہی نصیب ہوا۔ میں نے جن نظروں سے حضرت صاحب پر نظر ڈالی۔ وہ ایک معتقدانہ نظر نہ تھی۔ بلکہ یہ وہ نظر تھی۔ جو ایک متلاشئ حق۔ تحقیق کی غرض سے اس شخص پر ڈالتا ہے جس کو کسی قسم کا دعویٰ ہو۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو اس امر کا دعویٰ ہے۔ کہ آپ مسیح موعودؑ کے خلیفہ ہیں۔ اور امت محمدیہ میں ہر ممکن روحانی ایجادی کلوں پر کہ جن پر زنگ لگ گیا ہے صیقل کرنے کو آئے ہیں۔ میں خود ان کے طرز عمل واخلاق کو ان نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کہ آیا وہ شان وہ اخلاق وہ روحانیت وہ طرز گفتگو و ملاقات وہ اخوت وہمدردی وہ مساوات کہ جو ایک مصلح ملت میں ہونی چاہیئے۔ آپ میں بھی ہے یا نہیں۔ ناظرین خدا کو جان دینی ہے۔ میں اس وقت کیا عرض کر رہا ہوں۔ اور کس کا ذکر کر رہا ہوں بے ساختہ زبان سے ادا ہوتا ہے ؎

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
دہانِ نطق نے بوسے مری زباں کیلئے

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر

جس وقت میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کو سٹیج پر تقریر کرتے سنا۔ تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بحرِ زخار ہے۔ کہ جس میں سے موتی دُر گوہر ابل ابل کر نکل رہے تھے جناب کی تقریر دلپذیر کچھ ایسی مبسوط اور جامع تھی کہ اس کا ہر پہلو ایک بڑے سے بڑے پُرمغز لیکچرار کو بھی کوئیں جھکا رہا تھا۔ صاف اور سادی اتنی کہ ہر جاہل اور پُرمغز اس سے مستفید ہو رہا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ دوران تقریر میں احمدی محمد رسول اللہ صلعم کا ذکر کم لیکن مرزا صاحب کا ذکر بہت کرتے ہیں مگر ان کے خلیفہ کی یہ حالت تھی کہ جہاں نبی کریم کا نام پاک آتا وہ مجسمہ رقت بن جاتا۔ اور جہاں حضرت مرزا صاحب کا نام لینا ہوتا۔ تو وہاں رسول کریم صلعم کے غلام سے موسوم کیا جاتا۔ تقریر میں قصہ کہانیاں نہیں۔ بلکہ وہ مفید عالم باتیں کہ جنپر واقعی آج اسلام کی زندگی و موت کا سوال ہے پھر معارفِ قرآن وہ کہ جن سے روح زندہ ہو۔ میں کیا میری زبان کیا۔ جو آپ کی تقریر پر ریویو کر سکوں معتقدانہ چند الفاظ تھے کہ جو بغیر کہے نہیں رہ سکتا۔ اور کہدئے۔ پھر استقامت کا یہ عالم کہ ڈھائی بجے سے جو تقریر شروع کی۔ تو متواتر بغیر کسی رکاوٹ کے اور بغیر کسی روحانی یا جسمانی تھکان کے رات کے آٹھ بجا دئے ممکن ہے کوئی کہے۔ صاحب یہ کونسی عجیب بات ہے کہ چھ گھنٹے متواتر تقریر کی۔ سیاسی لیڈر تو آٹھ آٹھ گھنٹے کھڑے بولتے رہتے ہیں اجی حضرت کہاں سیاستِ دنیوی اور کہاں معارفِ قرآنی۔ زمین و آسمان کا مقابلہ۔ بھلا کسی لیڈر ریاست کو ذرا کہیے تو کہ وہ سورۂ فاتحہ کے معارف بیس منٹ ہی بیان کرے۔ کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے معارفِ قرآن ہوں۔ قوم کی ترقی کے اسباب ہوں۔ وہ بھی قرآن کریم سے اور احادیث نبوی سے۔ پھر اسپر یہی نہیں کہ کہدیا بھئی رسول کریم تم ایسا کرتے تھے۔ تم بھی ایسا ہی کیا کرو۔ بلکہ سب سے بیشتر تو اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلعم

فہرست نومبایعین

بقیہ ماہ جولائی ۱۹۲۷ء

۱۰۹۶ - نورالدین صاحب پٹھانکوٹ
۱۰۹۷ - فضل کریم صاحب سیالکوٹ
۱۰۹۸ - حسن دین صاحب - گوجرانوالہ
۱۰۹۹ - محمد ابراہیم سگنیلر - دہلی
۱۱۰۰ - یعقوب خان صاحب چھاؤنی لاہور
۱۱۰۱ - دین محمد صاحب نواب شاہ (سندھ)
۱۱۰۲ - محمد امید علی صاحب - کلکتہ
۱۱۰۳ - کمال الدین صاحب ریاست پٹیالہ
۱۱۰۴ - غلام فاطمہ صاحبہ ضلع شاہ پور
۱۱۰۵ - اللہ صاحب روہڑی
۱۱۰۶ - محمد صدیق صاحب اسٹیشن فیروزپور

ماہ اگست و ستمبر ۱۹۲۷ء

۱۱۰۷ - عبدالمجید صاحب - ضلع گوجرانوالہ
۱۱۰۸ - غلام محمد " کلکتہ
۱۱۰۹ - اللہ رکھی صاحبہ - ضلع سیالکوٹ
۱۱۱۰ - اہلیہ مہدی شاہ صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۱۱۱ - محمد امیرالدین صاحب بہاولپور
۱۱۱۲ - عبدالستار صاحب - ضلع ہوشیارپور
۱۱۱۳ - شیخ محمد اکبر صاحب - سیالکوٹ
۱۱۱۴ - سوہنے خاں " ضلع ہوشیارپور
۱۱۱۵ - رحمت خاں " " گجرات
۱۱۱۶ - سلطان " امین بخش " فضل الدین صاحبان ضلع سیالکوٹ
۱۱۱۷ - چراغ الدین صاحب - شہر "
۱۱۱۸ - لعل الدین " ضلع سرگودھا
۱۱۱۹ - محمد حسین " "
۱۱۲۰ - غلام حیدر " " "
۱۱۲۱ - محمد صدیق " قادیان
۱۱۲۲ - نور محمد صاحب فیض اللہ چک متصل قادیان۔
۱۱۲۳ - نور محمد صاحب مع بیوی ۳ لڑکیاں ۵ - لڑکے فیض اللہ چک متصل قادیان
۱۱۲۴ - فضل الرحمٰن صاحب قادیان
۱۱۲۵ - محمد صادق " "
۱۱۲۶ - سید داؤد شاہ " "
۱۱۲۷ - غلام حسین " لاہور
۱۱۲۸ - مبارک احمد و بشیر احمد سرائے نورنگ
۱۱۲۹ - ... حسین صاحب قاری - بٹالہ
۱۱۳۰ - محمد حسین " سیالکوٹ
۱۱۳۱ - حیات محمد " ضلع ہزارہ
۱۱۳۲ - علی شاہ " سیالکوٹ
۱۱۳۳ - محبوب بی بی صاحبہ ضلع گگرکیرہ حیدرآباد دکن
۱۱۳۴ - صدق بی بی - کٹک
۱۱۳۵ - غلام رسول صاحب ضلع ملتان
۱۱۳۶ - گل شیر " " " "
۱۱۳۷ - نور محمد " " " "
۱۱۳۸ - رحیم بخش " ضلع کرنال
۱۱۳۹ - رحمت اللہ " ضلع فیروزپور
۱۱۴۰ - شریفاً " " " "
۱۱۴۱ - لوئی زوجہ لال محمد " "
۱۱۴۲ - فاطمہ زوجہ ابراہیم " "
۱۱۴۳ - نور بی بی والدہ " " "
۱۱۴۴ - الہی بخش صاحب " "
۱۱۴۵ - جنت بی بی " "
۱۱۴۶ - خیرالنسا زوجہ جھنڈو " "
۱۱۴۷ - مائی جیوان ہمشیرہ " " "
۱۱۴۸ - داتو زوجہ ابراہیم " "
۱۱۴۹ - کنیز فینس بنوں
۱۱۵۰ - سمیرالدین صاحب ضلع بوگرہ
۱۱۵۱ - لقارالرحمٰن " کٹک
۱۱۵۲ - محمودہ خاتون صاحبہ - صوبہ بنگال
۱۱۵۳ - بی بی رودشاں صاحبہ ضلع پشاور
۱۱۵۴ - سید عطر شاہ صاحب - موضع منڈی
۱۱۵۵ - اللہ دتہ خاں نائب مدرس برڑوالہ ضلع گجرات
۱۱۵۶ - محبوب الرحمٰن صاحب برہمن بڑیہ
۱۱۵۷ - مرعبدالکریم صاحب بی - اے مدراس
۱۱۵۸ - زینب بی بی صاحبہ ضلع ہوشیارپور
۱۱۵۹ - مبارک علی صاحب " "
۱۱۶۰ - سعیدہ خانم صاحبہ - کوئٹہ
۱۱۶۱ - سکندر خاں صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۱۶۲ - زہرہ بی بی صاحبہ ضلع ملتان
۱۱۶۳ - محمد شفیع صاحب " سیالکوٹ
۱۱۶۴ - محمد حسن احمد صاحب
۱۱۶۵ - نذیر حسین " " شاہ پور
۱۱۶۶ - محمد علی " " گوجرانوالہ
۱۱۶۷ - محمد ابراہیم " " امرتسر
۱۱۶۸ - محمد شفیع " لاہور
۱۱۶۹ - غلام فاطمہ صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۱۱۷۰ - نورالہدیٰ صاحب (بنگال)
۱۱۷۱ - صاحب الدین شاہ " منگوپور "
۱۱۷۲ - سید عطاء الرحمٰن " میمن سنگھ "
۱۱۷۳ - شعبدہ خاتون صاحبہ ضلع نواکھالی
۱۱۷۴ - محمد امین صاحب شام
۱۱۷۵ - فیض اللہ خان " ضلع میانوالی
۱۱۷۶ - محمد حیات " " گوجرات
۱۱۷۷ - اہلیہ صاحبہ محمد حیات " "
۱۱۷۸ - اللہ دتا " " " "
۱۱۷۹ - مولوی عبدالرحمٰن " حیدرآباد دکن
۱۱۸۰ - خلیفہ امام الدین " ضلع میمن سنگھ
۱۱۸۱ - محمد بخش صاحب ضلع جالندھر
۱۱۸۲ - حریف خاں " " جہلم
۱۱۸۳ - صادق محمد " " منٹگمری
۱۱۸۴ - ضیاء اللہ " " سیالکوٹ
۱۱۸۵ - برکت بی بی صاحبہ " "
۱۱۸۶ - عبداللہ صاحب " "
۱۱۸۷ - برکت علی " " "
۱۱۸۸ - خورا حمد " " " "
۱۱۸۹ - شمس الدین " پشاور
۱۱۹۰ - محمد الدین " ضلع سیالکوٹ
۱۱۹۱ - اہلیہ صاحبہ سید محمد شریف قادیان
۱۱۹۲ - امرتسر
۱۱۹۳ - علی محمد صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۱۹۴ - بخش خاں " " کٹک
۱۱۹۵ - ... بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۱۹۶ - شیخ محمد اسحٰق صاحب پٹیالہ
۱۱۹۷ - عبدالخالق صاحب پٹیالہ
۱۱۹۸ - رحمت علی " ضلع ...
۱۱۹۹ - مستری الٰہی بخش " پشاور
۱۲۰۰ - شام دار خاں صاحب ضلع پشاور
۱۲۰۱ - محمد حاجی صاحب حیدرآباد دکن

ماہ اکتوبر ۱۹۲۷ء

۱۲۰۲ - کریم الدین صاحب ضلع میانوالی
۱۲۰۳ - تنویر شاہ " حویلی بہادر شاہ
۱۲۰۴ - قمرالدین احمد " کلکتہ
۱۲۰۵ - محمد حسین " باجوہ شیخوپورہ
۱۲۰۶ - انوری خاتون صاحبہ شاہجہانپور
۱۲۰۷ - شفیع الدین صاحب "
۱۲۰۸ - نجابت خان " ہوشیارپور
۱۲۰۹ - عبدالحمید خاں " پانم پور
۱۲۱۰ - خیرالحق " کاکا خیل
۱۲۱۱ - سید امجد علی " برہما
۱۲۱۲ - عزیز احمد " لائلپور
۱۲۱۳ - غلام حیدر " ٹانک
۱۲۱۴ - نواب الدین " سرینگر
۱۲۱۵ - نور بی بی صاحبہ لدھیانہ
۱۲۱۶ - غلام محمد کاتب لائلپور
۱۲۱۷ - فضل حسین صاحب ہوشیارپور
۱۲۱۸ - رمضان بی بی اہلیہ " " "
۱۲۱۹ - اللہ دتا صاحب عباسہ
۱۲۲۰ - کرم الٰہی " شاہ پور
۱۲۲۱ - عبدالحق " لاہور
۱۲۲۲ - محمد علی مستری لسبو
۱۲۲۳ - عبدالقادر صاحب کلکتہ
۱۲۲۴ - مستری الٰہی بخش صاحب چک ۹/۸۰ خانیوال
۱۲۲۵ - مستری محمد بخش " " "
۱۲۲۶ - مسماۃ غلام بی بی والدہ الٰہی بخش
۱۲۲۷ - عطاء اللہ خاں صاحب لاہور
۱۲۲۸ - ننھے خاں " اسٹیشن ماسٹر
۱۲۲۹ - محمد الدین " کوٹ رادھاکشن
۱۲۳۰ - حمیدن زوجہ امام الدین لاہور
۱۲۳۱ - امام الدین صاحب جمعدار "
۱۲۳۲ - سراج الدین صاحب جنیاطہ ...
۱۲۳۳ - میر اصغر علی صاحب کلکتہ
۱۲۳۴ - مراد علی صاحب بارزی ضلع ...
۱۲۳۵ - بشیر احمد پسر " " " "
۱۲۳۶ - اہلیہ مراد علی " "
۱۲۳۷ - سرداراں - فاطمہ بنت " "
۱۲۳۸ - عبداللہ نمبردار علاقہ پونچھ
۱۲۳۹ - ... بی بی "
۱۲۴۰ - میاں عالم صاحب "
۱۲۴۱ - " مہر بخش " "
۱۲۴۲ - برکت بی بی زوجہ مہر بخش "
۱۲۴۳ - قاسم بی بی " کریم بخش "
۱۲۴۴ - حسنی زوجہ میاں عبداللہ "
۱۲۴۵ - غلام احمد صاحب "
۱۲۴۶ - نور بی بی صاحبہ "
۱۲۴۷ - میراں بی بی " "
۱۲۴۸ - فیض علی صاحب "
۱۲۴۹ - باسو علی " "
۱۲۵۰ - قاسم بی بی صاحبہ "
۱۲۵۱ - محمد شفیع صاحب "
۱۲۵۲ - عبدالرحمٰن " "
۱۲۵۳ - نواب بی بی صاحبہ ہرچو کے نقب
۱۲۵۴ - فجی صاحبہ علاقہ پونچھ
۱۲۵۵ - محمد عالم صاحب " "
۱۲۵۶ - کالی " " "
۱۲۵۷ - عالم بی بی صاحبہ " "
۱۲۵۸ - سید محمد صاحب "
۱۲۵۹ - ہدایت بی بی صاحبہ "
۱۲۶۰ - حشمت علی صاحب "
۱۲۶۱ - لال بی بی صاحبہ "
۱۲۶۲ - دائی " "

(اشتہارات)

جن دوستوں نے ابھی تک مندرجہ ذیل علمی تواریخی اور روحانی علوم سے مالا مال کتابیں نہیں خریدیں وہ جلد منگوالیں؟

لیکچر شملہ

یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ معرکتہ الآرا لیکچر ہے۔ جو حضور نے شملہ میں دیا۔ جس میں وہ عام گر اور اصول بتا دئے ہیں۔ جن پر عمل کرکے مسلمان ذلت و ادبار سے نجات حاصل کر سکیں۔ قیمت ۳ر

تواریخ مسجد فضل لنڈن

اس میں ان تمام تبلیغی کارگذاریوں کو تفصیل وار قلمبند کیا گیا ہے۔ جو یورپ میں عموماً اور انگلستان میں خصوصاً احمدیوں کی طرف سے ظہور میں آئیں۔ ساتھ ہی ہر ایک موقعہ کے فوٹو بھی ہیں جن کی تعداد ۴۳ ہے۔ قیمت مجلد دو روپے چار آنے غیر مجلد ۱۲؍ ر +

ہمارا خدا

روحانی بہادر علمی تصنیف صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے افکار عالیہ کا نتیجہ ہے جس میں ہستی باری تعالیٰ کے متعلق کافی سے زیادہ بحث کی ہے۔ جو واقعی قابل دید شے ہے۔ قیمت مجلد ۱۲؍ غیر مجلد ۱۰؍ +

سیرت المہدی حصہ دوم

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے حالات انہی کے صحابہ کی زبانی نقل کئے گئے ہیں۔ جس کا مطالعہ یقیناً ایمان اور ایقان کو بڑھانیوالا ہے۔ قیمت مجلد ۱۴؍ غیر مجلد ۱۲؍

نئے سال کے نئے نئے قابل دید علمی و روحانی تحفے

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات

اس فردی تصنیف میں واقعات اور دلائل کی رو سے بتلایا گیا ہے۔ کہ دنیا میں صرف احمدی جماعت ہی وہ قوم ہے جس نے اسلام کی بیش بہا خدمات انجام دیں۔ اور جابجا غیروں کے اقوال بھی اپنے دعوے کی تائید میں نقل کئے ہیں۔ قیمت ۱ر

اسباق القرآن حصہ سوم

یہ اس سلسلہ اسباق کا تیسرا حصہ ہے۔ جس میں بغیر استاد کی مدد کے از خود ہی با ترجمہ قرآن شریف پڑھنے کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ دوستوں کو اس کتاب سے ضرور مستفید ہونا چاہئے قیمت حصہ اول ۸؍ دوم ۱۲؍ سوم ۱۴؍ ر

سلسلہ تردید اصول وید

اس سلسلہ کے اس وقت تک چھ ٹریکٹ شائع ہو چکے۔ جن میں کمال سنجیدگی اور متانت کے ساتھ خود آریہ سماج کی مسلمہ کتابوں کے حوالوں سے وید کا غیر الہامی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت فی ٹریکٹ چھ پائی۔ اور فی سینکڑہ ۲؍ ۱۲ ر +

علاوہ ازیں

مشاہدات عرفانی قیمت ۸؍ حیات ناصر قیمت ۱۰۔ سیرت مسیح موعود حصہ اول ۴؍ حصہ دوم ۴؍ حصہ سوم ۴؍۔ جان پدر ۱۰؍ بھی ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دیگر تمام کتابیں بھی موجود ہیں +

ملنے کا پتہ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن رجسٹرڈ

جملہ جسمانی و دماغی کمزوریوں کا ایک ہی علاج ہے۔ دل میں نئی امنگ اعضا میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرتا ہے اسپرنتھم ہے قیمت ایکماہ کی خوراک پانچ روپے

بابو غلام محمد صاحب ہیڈ سگنلر پشاور لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اکسیر البدن کو بحد مفید پایا۔ اس کا اثر ان سب مقوی ادویات سے آج تک جس قدر میں نے دیکھیں افضل ہے

موتی سرمہ رجسٹرڈ ضعف بصر ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا دھند۔ غبار۔ پڑبال ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض کیلئے اکسیر ہے جو اسے اپنا معمول بنائیں گے۔ انشاء اللہ عمر بھر کبھی ان کی آنکھیں خراب نہ ہونگی۔ جو لوگ جوانی میں اس کا استعمال رکھتے رہیں گے۔ بڑھاپے میں اپنی نظر جوانوں سے بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے +

سید اختر الدین صاحب ہیڈ مولوی کرنگ سے لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ میرے ایک بھتیجے کی آنکھوں کے لئے جو بوجہ چیچک خراب ہوگئی تھیں۔ بے حد مفید ثابت ہوا۔ ایک تولہ اور بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ گوشت خورہ دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا۔ دانتوں پر میل جمنی۔ انکا زرد ہونا۔ منہ سے پانی کا آنا وغیرہ جملہ امراض دندان کے لئے تریاق ہے۔ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبوء دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے

مولوی محمد الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں کہ میں نے یہ پوڈر استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ علاوہ دانتوں کو صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کیلئے بھی بہت مفید ہے۔ نوٹ:۔ ہر سہ ادویات اکٹھی منگوانے والوں کیلئے محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

سندھ انجینیرنگ کالج سکھر (سندھ)

میں قلیل عرصہ میں اوورسیر اور سب اوورسیر کلاس کی نہایت اعلےٰ تعلیم دیجاتی ہے۔ آج ہی پرنسپل صاحب سے پراسپکٹس طلب فرمایئے

مشین سیویاں کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت

ہمیں اپنی مقبول عام مشین سیویاں کی فروخت کیلئے ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شرائط لکھکر طے ہو سکتی ہیں قیمت مشین کلاں (۲-۱ اینچ قطر) صرف ۱۸؍ مشین خورد ۵؍

ایم عبد الرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

ضرورت ہے

ایسے مڈل و انٹرنس طلباء کی جو کہ ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں مفصل حالات دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر معلوم کریں۔

امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گرجاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہوکر رجاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہوگئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں۔ اور کمزور رہتی ہوں۔ ان کے لئے ان گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ ٥ؔ۔ تین تولے کے لئے محصول ڈاک معاف۔ چھ تولے تک خاص رعایت ؁

سرمہ نور العین

اس کے اجزا موتی و ہیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے آنکھوں کے لئے پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام فضلوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن اور جگر کو طاقت دینے والی۔ جوڑوں کے درد۔ سینہ کو مضبوط بنانے والی مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

مقوی دانت منجن

مونہہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور مونہہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہوجاتے ہیں اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور مونہہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ ؁

المشتہر

نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت قادیان

سمال ٹون کمیٹی قادیان

کیلئے

سیکرٹری کی ضرورت

سمال ٹون کمیٹی قادیان کے لئے ایک سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ ابتدائی تنخواہ حسب لیاقت ٦٠ ساٹھ روپے ماہوار تک ہوگی انگریزی دان تجربہ کار صرف درخواست بھیجیں۔ درخواستیں ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء تک بنام پریذیڈنٹ سمال ٹون کمیٹی قادیان آجانی چاہئیں ؁

محمد دین پریذیڈنٹ سمال ٹون کمیٹی قادیان

لنگیاں سوتی و سلکی

ہر قسم کی سوتی و سلکی رنگدار سیاہ۔ سفید۔ موتیا۔ شربتی ٥ گز سے ۹ گز تک اور پشاوری مشہدی ٥ گز سے ۷ گز تک مل سکتی ہیں ؁

المشتہر

میاں عبد اللہ ولد خیر دین سوداگر لنگی کھاچو ڈاکخانہ بنگہ ضلع جالندھر

پیغام خالصہ

مصنفہ شیر سنگھ احمدی (دواخلاحسین) اس پنجابی منظوم رسالہ میں شاہان اسلام کے احسانات سکھ گوروؤں پر اور گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کے دین کے مسلمان ہونے کے ثبوت معہ حوالہ جات گرنتھ صاحب وجنم ساکھی درج ہیں۔ قیمت ۱؍۔ زیادہ منگوانے والوں سے قیمت نصف ۸؍

اخلاق محمدی — اخلاق نبوی کا فوٹو مومن کی زندگی کا پروگرام مجموعہ وعظ قیمت ۸؍

مسیح موعود و علماء زمانہ — اس میں غیر احمدی مولوی کے تمام اعتراضوں کا جواب درج ہے۔ قیمت ہر حصہ ۱۲؍

خلافت و امامت — بطور سوال و جواب بچوں کیلئے ۱؍۔ برائے تبلیغ ۸؍

پیغامیوں کا رد — قیمت صرف ۲؍

وفات مسیح — از قرآن و حدیث و بائیبل ۸؍

اسلام و گرنتھ صاحب — گرو نانک کی شادی مسلمانوں کے گھر اور گورو کے مسلمان ہونے کے ثبوت علاوہ دو ہزار روپیہ۔ قیمت .... ۸؍

ہسٹری آف انگلینڈ اردو (نئی)

انٹرنس اور کالجوں کے طلباء کیلئے تاریخ انگلستان کا اردو ترجمہ ۱۰۔ فروری ۱۹۲۸ء تک دو بارہ شایع ہوگا۔ انشاء اللہ قیمت ۱؍ معہ محصول ڈاک ۱؍ پیشگی ۱؍ آنے پر کتاب گھر پہونچ جائے گی ؁

چالیس ہزار بک گیا ۰۰۰۰۰ ۴

ترجمہ انگریزی — حصہ اول ۱؍ ایسا مقبول ہوا۔ کہ چالیس ہزار شایع ہوچکا۔ اس سے سال کی لیاقت چند مہینہ میں حاصل کرلی ؁

ترجمہ انگریزی — حصہ دوم ۱؍ سوم ۱؍ (سید احمد اورنگ آباد دکن)

کمپوزیشن و خطوط نویسی — اس رسالہ کی مدد سے طلباء جتنا لمبا مضمون چاہیں۔ لکھ سکتے ہیں۔ اگر یونیورسٹی امتحانوں میں اسی کے جواب مضمون ڈالے جاتے ہیں حصہ اول برائے مڈل ۸؍ حصہ دوم برائے انٹرنس و کالج ۱۰؍

ملنے کا پتہ

ماسٹر عبد الرحمٰن بی اے قادیان

حمائل شریف کی قیمت میں خاص رعایت

مجھ سے خرید کر فائدہ حاصل کریں۔

بشیر القرآن کی طرز پر سب سے پہلی حمائل شریف زرد اور سفید کاغذ پر چھپی ہوئی میرے پاس ہے۔ میں نے اس کی قیمت بجائے مبلغ دو روپے کے صرف ایک روپیہ کردی ہے حمائل شریف نہایت عمدہ چھپی ہوئی ہے کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہے بوڑھے و بچے اس کو بخوبی پڑھ سکتے ہیں ؁

منشی محمد ابراہیم قادیان

تریاق زعفرانی

امراض ذیل کیلئے بصفت موصوف ہے۔ اعضاء رئیسہ کی کمزوری کیلئے نہایت مفید ہے۔ نسیان ہو۔ معدہ کمزور ہو۔ دماغ کمزور ہو۔ دل دھڑکتا ہو۔ کمزوری جگر کیوجہ سے بدن میں خون کم ہو رنگ زرد ہو۔ سر چکراتا ہو۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہو۔ طاقت کمزور پڑگئی ہو۔ تو تریاق زعفرانی کا استعمال انشاء اللہ نہایت مفید اور آرام پہونچانے کا موجب ہوگا۔ قیمت فی ڈبیہ (عہ)

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ ۲۳ - جنوری - سر عبد الرحیم نے اخبار میں ایک بیان شائع کرایا ہے - آپ ۳ - فروری کی مجوزہ ہڑتال کو خلاف دانشمندی سمجھتے ہیں - اور فرماتے ہیں - کہ اس سے حالت زیادہ سنگین ہو جائے گی - آپ کا خیال ہے - کہ سر جان سائمن کو کافی موقعہ دینا چاہیئے - تاکہ وہ اپنی تحقیقات میں قابل ترین اشخاص کی امداد سے فائدہ اٹھا سکیں - اس سے ہندوستان اور انگلستان کے باہمی تعلقات مضبوط اور ہندوستان کا مستقبل امید افزا ہو گا ٭

جبل پور ۲۴ - جنوری - جبل پور پولیس نے کچھ بم پکڑے ہیں - جو بہت خطرناک خیال کئے جاتے ہیں - اس کے سلسلہ میں ۴ مسلمانوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے - پولیس نے یہ بم بڑی جانفشانی سے پکڑے ہیں - سنا جاتا ہے - کہ یہ بم فرقہ دارانہ فساد وغیرہ میں استعمال کئے جانے کے لئے تیار کئے گئے تھے -

پٹیالہ ۲۴ - جنوری - زبسکو پٹیالہ پہنچ گیا ہے - بدھ کے روز امام بخش اور گونگے کی کشتی ہوگی - اور یکشنبہ کو رستم زمان گاماں اور زبسکو کشتی لڑیں گے -

دہلی ۲۴ - جنوری - آج ریوے کے محصول چنگی کی چوکی کے سامنے سے ایک شخص صندوق اٹھائے ہوئے گزرا محصول وصول کرنے کے لئے اُسے روکا گیا - اور اس سے دریافت کیا گیا - کہ صندوق میں کیا چیز ہے - لیکن اس نے صندوق دفتر کے سامنے رکھ دیا - اور کہا - کہ میں ابھی واپس آ کر تلواتا ہوں - بہت انتظار کیا گیا - لیکن وہ شخص واپس نہ آیا - پولیس طلب کی گئی - صندوق کھولنے پر ایک ہزار روپیہ نقد - طلائی زیورات اور ریشمی کپڑے برآمد ہوئے ٭

ہردوئی ۲۴ - جنوری - مسماۃ مکن نے اپنے خاوند سے ناراض ہو کر دو بچوں کو کوئیں میں ڈال دیا تھا - پولیس نے اس کا چالان کر دیا - آج عدالت سشن جج میں اس کا مقدمہ پیش ہوا - عدالت نے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی -

الہ آباد ۲۵ - جنوری پولیس نے شدھی سبھا پرتاپ سبھا پرتاپ گڑھ کے دفتر کی تلاشی بھی لی ہے - یہ تلاشی بنارس کے سی - آئی - ڈی پولیس افسر پر گولی چلنے کے واقعہ کے متعلق ہوئی ہے ٭

بمبئی کرانیکل لکھتا ہے - کہ لارڈ ارون وائسرائے ہند جولائی میں رخصت پر جا رہے ہیں - آپ کی جگہ گورنر صاحب بمبئی قائمقام وائسرائے ہونگے

کلکتہ ۲۵ - جنوری - ڈھاکہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر سوباس چندر بوس کی سرگرمیوں کے باوجود یہاں کے ہندوؤں اور مسلمانوں کی اکثریت ہڑتال کے خلاف ہے بائیکاٹ کے خلاف ایجی ٹیشن زور سے ہو رہی ہے ٭

ڈیلی میل لکھتا ہے - کہ جس جہاز پر شاہ افغانستان بندرگاہ بمبئی سے سوار ہوئے - اُس پر افغانستان کا شاہی جھنڈا لہرا رہا تھا - اور اس میں جب ملکہ افغانستان سوار ہوئیں - تو آپ نے برقعہ کو خیرباد کہہ دیا ٭

دہلی ۲۴ - جنوری - حکیم اجمل خاں صاحب کے فرزند حکیم محمد جمیل خاں صاحب کو لارڈ ہارڈنگ آف پنشرسٹ سابق وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہندوستان اور سلطان مسقط سے مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب کی وفات حسرت آیات پر اظہار ماتم و ہمدردی کے مکتوب موصول ہوئے ہیں ٭

پٹنہ ۲۴ - جنوری - ایک براہمن عورت کے ستی ہو جانے کے سلسلے میں ۱۶ - اشخاص کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چل رہا ہے - کہ انہوں نے اس عورت کو ستی ہو جانے کے لئے ترغیب دی - آج مجسٹریٹ نے ان سب کو مجرم قرار دے کر سشن سپرد کر دیا ہے - ایک کے بغیر سب کی ضمانتیں بھی نامنظور کر دی ہیں ٭

سکندر آباد ۲۰ - جنوری - حیدر آباد میں وبائے طاعون میں کوئی تخفیف نہیں ہوئی - بلدیہ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے - کہ گذشتہ ۷ روز میں ۲۴۹ واردات اور ۱۹۵ اموات ہوئیں - اس وقت تک اس موذی مرض سے ۲۴۱۴ موتیں ہو چکی ہیں -

مسٹر کمار شنکر چودھری سوراجی رکن مجلس مملکت نے مجلس میں تیرہ قرار دادیں اور بیس سوالات دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے - یہ سوالات اور تجاویز زیادہ تر مندرجہ ذیل معاملات کے متعلق ہیں ٭

(۱) سیکرٹری آف اسٹیٹ کا عہدہ اڑا دیا جائے -
(۲) پریوی کونسل ہندوستان میں قائم کی جائے -
(۳) ایک قانون ساز مجلس بنائی جائے ٭
(۴) مرکزی نوآبادیوں کی فوج کی ضرورت -
(۵) اسمبلی کے اختیارات میں توسیع -

لنڈن ۲۳ - جنوری - سنڈے ایکسپریس کا بیان ہے - کہ برطانیہ میں شرح پیدائش بہت کم ہو رہی ہے - برطانیہ کلاں میں ۱۵ - لاکھ گھر ایسے ہیں - کہ جہاں کوئی بچہ نظر نہیں آتا - شرح پیدائش کی اس کمی کی وجہ برتھ کانٹرول کی پریکٹس ہے -

قاہرہ ۲۵ - جنوری - کل شب کو انتہا پسند طلبہ نے قبل ازیں جامعہ الازہر یونیورسٹی کا محاصرہ کیا ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کیا گیا

غیر ممالک کی خبریں

سپیزیا - ۲۲ - جنوری - آج شاہ افغانستان جنگی جہاز سپیزیا پر یہاں تشریف لائے - قلعہ اور جنگی جہازوں نے سلامی اتاری - آپ نے ڈیلیو نامی جنگی جہاز کا معائنہ کیا - جہاں اٹلی کے بہت سے بحری افسروں نے آپ کا خیر مقدم کیا امیر البحر اٹلی کی دعوت سے فارغ ہو کر آپ جنیوا تشریف لے گئے ٭

جنیوا ۲۲ - جنوری - شہر یار غازی اور ملکہ جب اس مقام پر وارد ہوئے - تو لوگوں نے نعرہ ہائے مسرت سے آپ کا خیر مقدم کیا - لیکن آپ بتعجیل تمام فرانس کو روانہ ہو گئے ہیں

رگبی ۲۴ - جنوری - عدن کی حفاظت کا کام دفتر جنگ سے وزارت ہوائی میں منتقل کرنے کی تجویز پر دفتر نوآبادیات میں خوب بحث و مباحثہ ہو رہا ہے - اب فیصلہ ہو گیا ہے - کہ آئندہ ماہ اپریل میں رائل ایر فورس کا ایک افسر عدن کی افواج کا سپہ سالار بنا دیا جائیگا ٭

لنڈن ۲۰ - جنوری - اخبار ڈیلی میل کو معلوم ہوا ہے کہ والیان ریاست نے انڈین اسٹیٹ کانفرنس میں پیش ہونے کے لئے سر فیرلی سکاٹ کو اپنا مشیر قانون مقرر کیا ہے - اس کام کے لئے ۵۳ ہزار پونڈ پیشگی اور ۲۰۰ پونڈ روزانہ فیس دینی قرار پائی ہے ٭

قسطنطنیہ ۲۳ - جنوری - سابق جرمن جیاگوبن کی مرمت کے ٹھیکہ کے سلسلہ میں جو بارہ ہزار پونڈ کے استحصال کا مقدمہ ہوا ہے - اس کے ضمن میں احسان بے سابق وزیر بحر اور بارہ دیگر عہدیداران کو سخت سزائیں دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے تحقیقات سے پایا جاتا ہے - کہ احسان بے ذاکر حکمت بے اور مرحوم انور پاشا کے رشتہ کے بھائی نظام بے نے اس ٹھیکہ میں ۱۲ ہزار پونڈ کمیشن وصول کر لیا -

لنڈن ۴ جنوری - آسٹریلین گورنمنٹ نے سالومن جزائر میں تعزیری کارروائی کرنے کے لئے جو مہم بھیجی تھی - اس نے وہاں کے اصلی باشندوں میں بغاوت کو دبانے کے لئے ان میں سے پچیس کو ہلاک اور دو سو مشتبہ اشخاص کو گرفتار کر لیا ٭

ماناگوا ۲۴ - جنوری - نکاراگوا میں حالات نازک صورت اختیار کر رہے ہیں - ایک ہزار فوجی جوان لیبان سے روانہ ہو گئے ہیں - لیبان میں ہر قسم کا جنگی سامان جمع کر دیا گیا ہے - امید ہے کہ امریکہ کی فوجیں جنگی حلقہ میں بہت جلد پہنچ جائیں گی - امریکہ چاہتا ہے - کہ وہ نکاراگوا کی سرکوبی کر دے ٭

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں [illegible]